Allama Iqbal Open University AIOU FA solved assignments no 1 Autumn 2025 Code 305 Rural development

سوال نمبر *1*: کاشتکاروں کی پیداواری صلاحیتیں بڑھانے کے لیے حکومت کو کیا اقدامات اٹھانے چاہئیں؟

تمہید:

کسی بھی ملک کی معیشت میں زراعت کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ بالخصوص پاکستان جیسے زرعی ملک میں کسان نہ صرف غذائی خود کفالت میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں بلکہ ملکی برآمدات اور دیہی معیشت کی ترقی میں بھی بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ تاہم، موجودہ دور میں کسان کئی چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں جیسے کہ پانی کی قلت، پرانی کاشتکاری کے طریقے، جدید ٹیکنالوجی تک عدم رسائی، مہنگی کھادیں، اور منڈی کے غیر منصفانہ نظام۔ ان تمام مسائل کے حل کے لیے حکومت کو منظم، مربوط، اور

www.studyvillas.com

دیرپا اقدامات کرنے کی ضرورت ہے تاکہ کاشتکاروں کی پیداواری صلاحیت میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکے۔

---

1. جدید زرعی ٹیکنالوجی کا فروغ

پیداواری صلاحیت میں اضافے کے لیے سب سے پہلا قدم جدید زرعی ٹیکنالوجی کا فروغ ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ جدید مشینری جیسے ٹریکٹر، ہارو، سپرے مشین، اور بیج بونے والی جدید مشینوں کے حصول کو آسان بنائے۔

حکومت کسانوں کے لیے **زرعی مشینری پر سبسڈی** دے تاکہ وہ کم قیمت پر جدید آلات خرید سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، **زرعی تحقیقاتی اداروں** کو فعال کیا جائے تاکہ وہ جدید بیج، کھاد، اور کیڑوں کے خلاف مؤثر دوا تیار کریں۔ جدید سائنسی معلومات کو گاؤں گاؤں تک پہنچانے کے لیے **زرعی ایکسٹینشن پروگرام** کو از سر نو منظم کیا جانا چاہیے۔

---

2. معیاری بیج اور کھاد کی فراہمی

www.studyvillas.com

کاشتکاروں کی پیداوار کا دارومدار بیج کے معیار پر ہوتا ہے۔ حکومت کو **زرعی تحقیقی اداروں** کے ذریعے ایسے بیج تیار کرنے چاہئیں جو موسمی تغیرات اور بیماریوں کے خلاف مزاحمت رکھتے ہوں۔

کھادوں کی قلت اور ان کی قیمتوں میں اضافے نے کسانوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ اس لیے حکومت کو چاہیے کہ **کھاد ساز کمپنیوں پر قیمتوں کی نگرانی** کرے اور کسانوں کو سبسڈی فراہم کرے تاکہ وہ بروقت اور مناسب مقدار میں کھاد استعمال کر سکیں۔

---

3. آبپاشی کے نظام کی بہتری

پاکستان میں پانی کی قلت ایک سنگین مسئلہ بنتی جا رہی ہے۔ پرانے نہری نظام میں پانی کا بڑا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ **آبپاشی کے جدید طریقے** جیسے ڈرِپ ایریگیشن *(Drip Irrigation)* اور اسپرنکلر سسٹم *(Sprinkler System)* کو فروغ دے۔

www.studyvillas.com

اس کے علاوہ **نہروں اور آبی ذخائر کی صفائی** اور **چھوٹے ڈیموں کی تعمیر** پر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ پانی کا ضیاع کم ہو اور زیادہ زمین زیرِ کاشت لائی جا سکے۔

---

4. زرعی قرضوں کی فراہمی میں آسانی

کاشتکاروں کے پاس اکثر سرمایہ کم ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ بیج، کھاد، یا مشینری خریدنے سے قاصر رہتے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ **زرعی بینکوں اور مالیاتی اداروں** کے ذریعے کسانوں کو آسان شرائط پر قرضے فراہم کرے۔

چھوٹے کسانوں کے لیے **بغیر سود یا کم شرح سود پر قرضے** دینے کا انتظام کیا جائے۔ مزید برآں، قرضوں کی واپسی کی مدت فصل کے دورانیے کے مطابق مقرر کی جائے تاکہ کسان پر مالی بوجھ نہ پڑے۔

---

5. زرعی تعلیم اور تربیت کا فروغ

www.studyvillas.com

کاشتکاروں کی پیداواری صلاحیت میں اضافے کے لیے **زرعی تعلیم اور عملی تربیت** نہایت ضروری ہے۔ حکومت کو دیہی علاقوں میں **زرعی تربیتی مراکز** قائم کرنے چاہئیں جہاں کسانوں کو جدید کھیتی باڑی کے طریقوں، فصلوں کی دیکھ بھال، اور موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات سے نمٹنے کی تربیت دی جائے۔

زرعی یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں کو کسانوں کے ساتھ براہِ راست رابطہ قائم کرنے کی ہدایت دی جائے تاکہ تحقیق کے نتائج عملی طور پر کھیتوں تک پہنچ سکیں۔

---

6. زرعی منڈیوں میں اصلاحات

کئی کسان اپنی فصل مناسب قیمت پر فروخت نہیں کر پاتے کیونکہ منڈی کے بیوپاری اور دلال کسانوں کا استحصال کرتے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ **زرعی منڈیوں کا منصفانہ نظام** قائم کرے تاکہ کسان کو اس کی پیداوار کا مناسب معاوضہ مل سکے۔

www.studyvillas.com

کسانوں کو **منڈی کی تازہ قیمتوں اور معلومات** تک رسائی کے لیے موبائل ایپلیکیشن یا زرعی انفارمیشن سینٹرز قائم کیے جائیں۔ اس کے علاوہ، **کسان تنظیموں** کو مضبوط بنا کر ان کی اجتماعی سودے بازی کی قوت میں اضافہ کیا جائے۔

---

7. فصلوں کا بیمہ نظام *(Crop Insurance)*

قدرتی آفات جیسے سیلاب، خشک سالی، یا کیڑوں کے حملے سے کسان کو بڑا نقصان ہوتا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ **فصلوں کے بیمہ نظام** کو فروغ دے تاکہ کسان کا نقصان کم سے کم ہو۔

یہ بیمہ اسکیم چھوٹے کسانوں کے لیے کم قیمت پر دستیاب ہو، اور حکومت جزوی طور پر اس کے اخراجات برداشت کرے۔ اس سے کسان میں اعتماد پیدا ہو گا اور وہ زیادہ دل جمعی سے کاشت کرے گا۔

---

8. زرعی تحقیق و ترقی *(Agricultural Research and Development)*

www.studyvillas.com

تحقیق کسی بھی شعبے کی ترقی کی بنیاد ہے۔ حکومت کو زرعی تحقیقاتی اداروں جیسے **نیشنل ایگریکلچرل ریسرچ سینٹر (NARC)**، **ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ** اور دیگر صوبائی اداروں کے بجٹ میں اضافہ کرنا چاہیے۔

ان اداروں کو ایسی نئی ٹیکنالوجی پر تحقیق کرنی چاہیے جو کم پانی، کم زمین، اور کم لاگت میں زیادہ پیداوار دے۔ تحقیق کے نتائج براہِ راست کاشتکاروں تک پہنچانے کے لیے زرعی ایکسٹینشن سروسز کو فعال کیا جائے۔

---

9. دیہی ڈھانچے کی بہتری (Rural Infrastructure Development)

کاشتکاروں کی ترقی صرف کھیتوں تک محدود نہیں بلکہ دیہی ڈھانچے کی بہتری سے بھی جڑی ہوئی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ دیہات میں **پختہ سڑکیں، بجلی، اسٹوریج گودام، اور مارکیٹ تک رسائی** کے منصوبے شروع کرے۔

اس سے کسانوں کو اپنی فصل بروقت منڈی تک پہنچانے میں سہولت ہوگی اور فصل کا ضیاع کم ہو جائے گا۔

---

www.studyvillas.com

10. کسان دوست پالیسیوں کا نفاذ

حکومت کو زرعی پالیسیوں کی تشکیل میں کسانوں کو شامل کرنا چاہیے تاکہ ان کی حقیقی مشکلات سامنے آ سکیں۔ زرعی بجٹ میں اضافہ کیا جائے اور کسانوں کے مفادات کو مرکزی ترجیح دی جائے۔

اس کے علاوہ، حکومت کو چاہیے کہ **کسان کارڈ اسکیم** یا **ڈیجیٹل سبسڈی سسٹم** متعارف کرائے جس سے کسان براہِ راست حکومتی امداد حاصل کر سکیں۔

---

11. زرعی برآمدات میں اضافہ

پیداواری صلاحیت بڑھانے کے ساتھ ساتھ حکومت کو زرعی مصنوعات کی برآمدات پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ اس کے لیے **زرعی مصنوعات کے معیار اور پیکجنگ** کو عالمی سطح کے مطابق بنایا جائے۔

حکومت کسانوں کو **ایکسپورٹ پروسیسنگ زونز** میں تربیت فراہم کرے تاکہ وہ عالمی منڈیوں کے معیار کے مطابق مصنوعات تیار کر سکیں۔ اس سے نہ

www.studyvillas.com

صرف کسان کی آمدنی بڑھے گی بلکہ ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں بھی اضافہ ہوگا۔

---

12. موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے تحفظ

پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جو موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے شدید متاثر ہو رہے ہیں۔ خشک سالی، غیر متوقع بارشیں، اور گرمی کی شدت نے زراعت کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔

حکومت کو چاہیے کہ **کلائمیٹ ریزیلینٹ ایگریکلچر پالیسی** بنائے جس کے تحت ایسی فصلوں کی کاشت کو فروغ دیا جائے جو سخت موسم میں بھی بہتر پیداوار دے سکیں۔

نتیجہ:

www.studyvillas.com

کاشتکار ملک کی معیشت کی بنیاد ہیں۔ اگر کسان خوشحال ہو تو پورا ملک ترقی کرتا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ زراعت کو محض ایک پیشہ نہیں بلکہ قومی طاقت کا ذریعہ سمجھے۔

پیداواری صلاحیت میں اضافہ صرف بیج اور کھاد سے ممکن نہیں بلکہ ایک جامع پالیسی، جدید ٹیکنالوجی، منصفانہ منڈی، آسان قرضوں، اور تحقیقی ترقی کے امتزاج سے ممکن ہے۔

جب حکومت کسان کے مسائل کو ترجیح دے گی، جب جدید علم کھیتوں تک پہنچے گا، جب پانی اور وسائل کا درست استعمال ہو گا—تب ہی پاکستان حقیقی معنوں میں ایک زرعی اور اقتصادی طور پر مضبوط ملک بن سکے گا۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 2: فرسودہ رسوم و رواج کی بندشوں اور زرعی آمد و رفت و مواصلات کی کمی کے باعث پاکستانی کاشتکاروں کو کیا مسائل درپیش ہیں؟

پاکستان ایک زرعی ملک ہے جہاں کی معیشت کا بڑا حصہ زراعت پر انحصار کرتا ہے۔ کسان ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، مگر افسوس کہ وہ آج بھی پسماندگی، غربت، اور فرسودہ نظام کے شکنجے میں جکڑے ہوئے ہیں۔ فرسودہ رسوم و رواج، جدید سہولیات کی کمی، آمد و رفت

www.studyvillas.com

کے ناقص نظام، اور مواصلات کی کمزوریوں نے کسانوں کی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں کھڑی کر رکھی ہیں۔ ان وجوہات کی بنا پر کسان اپنی محنت کے باوجود وہ خوشحالی حاصل نہیں کر پاتے جو ان کا حق ہے۔ ذیل میں ان مسائل کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

1. فرسودہ رسوم و رواج کی بندشیں

پاکستان کے دیہی علاقوں میں آج بھی قدیم اور فرسودہ رسوم و رواج کا راج ہے۔ جاگیردارانہ نظام، وراثتی تنازعات، اور ذات برادری کی تفریق نے کسان کی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کر رکھی ہیں۔ اکثر دیہات میں زمینیں چند بڑے زمینداروں کے قبضے میں ہوتی ہیں جبکہ چھوٹے کسان ان کے زیر سایہ مزدور بن کر رہ جاتے ہیں۔ ان فرسودہ رواجوں کی وجہ سے کسان اپنی رائے کے مطابق فیصلے نہیں کر پاتے اور ان کی محنت کا پھل دوسروں کی جیب میں چلا جاتا ہے۔

عورتیں بھی زرعی کاموں میں حصہ لیتی ہیں مگر انہیں سماجی دباؤ اور رسوم کی وجہ سے ان کی محنت کا صلہ نہیں ملتا۔ مردوں کے فیصلوں کو حرف آخر

www.studyvillas.com

سمجھا جاتا ہے جس سے خواتین کی صلاحیتیں ضائع ہوتی ہیں۔ نتیجتاً زراعت جدید خطوط پر استوار نہیں ہو پاتی۔

2. تعلیمی پسماندگی اور شعور کی کمی

پاکستانی کاشتکاروں کی ایک بڑی تعداد ناخواندہ ہے۔ وہ جدید زرعی طریقوں، کھادوں کے صحیح استعمال، یا بہتر بیجوں کی اہمیت سے واقف نہیں ہوتے۔ چونکہ تعلیم کی کمی انہیں محدود سوچ تک رکھتی ہے، وہ اکثر توہمات، فرسودہ عقائد، اور غلط زرعی عادات کے شکار رہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ان کی پیداوار کم اور محنت زیادہ ہوتی ہے۔

3. زرعی آمد و رفت کا ناقص نظام

دیہی علاقوں میں سڑکوں، پلوں، اور ٹرانسپورٹ کی سہولتوں کی کمی نے کسانوں کے مسائل کو دوچند کر دیا ہے۔ اکثر کسان اپنی پیداوار کو منڈی تک پہنچانے میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ بارش یا سیلاب کے موسم میں راستے بند ہو جاتے ہیں جس سے اجناس وقت پر فروخت نہیں ہو پاتیں اور خراب ہو جاتی ہیں۔ اس تاخیر کی وجہ سے کسان کو مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

www.studyvillas.com

اگر کسی علاقے میں سڑکیں یا مناسب ٹرانسپورٹ کا نظام موجود ہو تو کسان آسانی سے اپنی پیداوار منڈیوں میں بیچ سکتے ہیں اور بہتر منافع حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے پاکستان کے بیشتر زرعی علاقے اس سہولت سے محروم ہیں۔

4. مواصلات کے نظام کی کمی

کاشتکاروں کے لیے جدید ذرائع ابلاغ نہایت ضروری ہیں تاکہ وہ فصلوں کی قیمتوں، موسمی حالات، کھادوں، بیجوں، اور زرعی مشینری سے متعلق معلومات بروقت حاصل کر سکیں۔ لیکن پاکستان کے دیہی علاقوں میں انٹرنیٹ اور موبائل سروس کی کمی ہے۔ کسان نہ تو مارکیٹ کے تازہ داموں سے واقف ہوتے ہیں اور نہ ہی نئی زرعی پالیسیوں سے۔ اس لاعلمی کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی پیداوار کم داموں پر فروخت کر دیتے ہیں جبکہ منڈیوں میں انہی اجناس کو کئی گنا زیادہ قیمت پر فروخت کیا جاتا ہے۔

5. مالی مسائل اور قرضوں کی لعنت

www.studyvillas.com

کسانوں کے پاس اپنی زمین کی بہتری کے لیے سرمایہ نہیں ہوتا۔ جدید کھاد، مشینری، یا اچھی کوالٹی کے بیج خریدنے کے لیے پیسے کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن چونکہ بینکوں سے قرض حاصل کرنے کے لیے کاغذی کارروائی مشکل ہوتی ہے، اس لیے وہ ساہوکاروں کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں۔ ان ساہوکاروں سے لیا گیا قرض سود کی شکل میں ان کی زندگی بھر کی کمائی کھا جاتا ہے۔

یہ مالی مشکلات انہیں جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے بھی روکتی ہیں۔ نتیجتاً وہ پرانے طریقوں سے کھیتی باڑی کرتے ہیں اور پیداوار میں اضافہ نہیں ہو پاتا۔

6. جاگیردارانہ نظام اور عدم مساوات

پاکستان کے کئی علاقوں میں جاگیردارانہ نظام اب بھی مضبوطی سے قائم ہے۔ بڑے زمیندار اپنی زمینوں پر مزدوروں سے کم اجرت پر کام کرواتے ہیں۔ کسان اپنی زمین کے مالک نہیں ہوتے بلکہ دوسروں کے غلام بن کر کام کرتے ہیں۔ ان کے حقوق کا کوئی پرسان حال نہیں۔ جاگیردارانہ سیاست کی وجہ سے حکومت

www.studyvillas.com

بھی ان کے خلاف اقدامات نہیں اٹھا پاتی۔ اس غیر منصفانہ نظام نے زراعت کی ترقی کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔

7. جدید ٹیکنالوجی اور مشینری کی کمی

دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں زراعت مکمل طور پر مشینی نظام پر چل رہی ہے، لیکن پاکستان کے دیہی علاقوں میں آج بھی ہل، بیل، اور ہاتھ سے کاشت کا رجحان پایا جاتا ہے۔ جدید ٹریکٹر، اسپرے مشینیں، پانی کے مؤثر نظام، اور جدید بیج استعمال نہ کرنے کی وجہ سے کسان کم پیداوار حاصل کرتے ہیں۔

اگر کسانوں کو آسان شرائط پر جدید مشینری فراہم کی جائے تو وہ اپنی محنت کو زیادہ مؤثر بنا سکتے ہیں۔ مگر ٹیکنالوجی کی کمی نے ان کے لیے ترقی کے دروازے بند کر دیے ہیں۔

8. منڈیوں تک رسائی کا فقدان

کاشتکاروں کو اپنی فصلوں کے لیے مناسب قیمت حاصل کرنے کے لیے منڈیوں تک رسائی ہونا ضروری ہے۔ لیکن پاکستان میں زرعی منڈیوں کا نظام چند مافیا کے ہاتھ میں ہے جو کسانوں سے سستا خرید کر منڈی میں مہنگا بیچتے ہیں۔

www.studyvillas.com

کسان اپنی محنت کے بدلے مناسب معاوضہ نہیں پاتا۔ اگر کسانوں کو براہ راست خریداروں سے رابطہ حاصل ہو تو وہ بہتر منافع کما سکتے ہیں۔

9. زرعی تحقیق اور توسیعی خدمات کی کمی

حکومت کی جانب سے زرعی تحقیقی ادارے تو موجود ہیں مگر ان کی رسائی کسانوں تک محدود ہے۔ جدید تحقیق اور نئے بیجوں کی معلومات دیہاتوں تک نہیں پہنچ پاتیں۔ کسان آج بھی پرانے طریقے استعمال کر رہے ہیں۔ اگر تحقیقاتی مراکز دیہی سطح پر کام کریں تو کسانوں کی پیداوار کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔

10. موسمی تبدیلیاں اور قدرتی آفات

پاکستان میں موسم کی شدت، بارشوں کی بے ترتیبی، اور سیلابوں کی تباہ کاریوں نے کاشتکاروں کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ آب و ہوا میں تبدیلی کے باعث فصلیں خراب ہو جاتی ہیں، مگر کسان کے پاس ان نقصانات کی تلافی کا کوئی نظام نہیں۔ بیمہ پالیسیوں کی عدم موجودگی ان کے لیے مزید مشکلات پیدا کرتی ہے۔

11. سماجی دباؤ اور روایت پرستی

www.studyvillas.com

دیہاتی معاشرہ روایات کا پابند ہے۔ وہاں نئی سوچ یا تجربات کو اکثر ناپسند کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی کسان جدید طریقہ اپنانا چاہے تو اسے تنقید اور مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ رویہ ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

12. کسان کی سماجی حیثیت کا زوال

کسان کو ہمارے معاشرے میں وہ عزت حاصل نہیں جو ایک صنعتکار یا تاجر کو ملتی ہے، حالانکہ وہی قوم کی خوراک فراہم کرتا ہے۔ یہ سماجی ناانصافی کسان کے حوصلے پست کرتی ہے۔ اگر معاشرہ انہیں عزت دے اور حکومت ان کے لیے مراعات کا اعلان کرے تو وہ مزید محنت سے کام کر سکتے ہیں۔

نتیجہ

پاکستان کے کسان فرسودہ رسوم، ناقص ذرائع آمد و رفت، اور کمزور مواصلاتی نظام کے باعث مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے حکومت کو چاہیے کہ وہ دیہی علاقوں میں تعلیم عام کرے، جدید ٹیکنالوجی فراہم کرے، سڑکوں اور منڈیوں کا جال بچھائے، اور کسانوں کے لیے آسان

www.studyvillas.com

قرضوں کا نظام قائم کرے۔ جب تک کسان مضبوط اور باشعور نہیں ہوگا، ملک کی معیشت بھی مستحکم نہیں ہو سکتی۔

کاشتکاروں کی ترقی دراصل پاکستان کی ترقی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ حکومت، سماج، اور تعلیمی ادارے مل کر اس طبقے کی فلاح کے لیے عملی اقدامات کریں تاکہ پاکستان حقیقی معنوں میں ایک خوشحال زرعی ملک بن سکے۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 3: زرعی ترقیاتی کارپوریشن کے فرائض اور کارکردگی کا جائزہ لیں

پاکستان ایک زرعی ملک ہے جہاں زراعت معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ قومی پیداوار، برآمدات، اور روزگار کا ایک بڑا حصہ زراعت سے وابستہ ہے۔ اس اہم شعبے کی ترقی کے لیے حکومت پاکستان نے مختلف ادارے قائم کیے جن میں **زرعی ترقیاتی کارپوریشن *(Agricultural Development Corporation)*** ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔ اس ادارے کا مقصد زراعت کو جدید خطوط پر استوار کرنا، کاشتکاروں کی امداد کرنا، جدید مشینری اور بیج فراہم کرنا، اور زراعت کے معیار کو بہتر بنانا ہے۔ ذیل میں اس ادارے کے فرائض اور کارکردگی کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

www.studyvillas.com

زرعی ترقیاتی کارپوریشن کا تعارف

زرعی ترقیاتی کارپوریشن *(Agricultural Development Corporation)* کو پاکستان میں زراعت کے فروغ، جدید ٹیکنالوجی کے نفاذ، اور کسانوں کو معاشی طور پر مضبوط بنانے کے لیے قائم کیا گیا۔ اس ادارے کے قیام کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ ملک میں زراعت کو سائنسی بنیادوں پر ترقی دی جائے اور کسانوں کو زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے درکار تمام سہولیات مہیا کی جائیں۔

اس ادارے نے وقتاً فوقتاً حکومت کی زرعی پالیسیوں کو عملی شکل دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ کارپوریشن نے بیجوں، کھادوں، زرعی مشینری، اور تربیتی پروگراموں کے ذریعے کسانوں کی رہنمائی کی تاکہ وہ بہتر پیداوار حاصل کر سکیں۔

زرعی ترقیاتی کارپوریشن کے اہم فرائض

www.studyvillas.com

زرعی ترقیاتی کارپوریشن کے فرائض کو اگر تفصیل سے دیکھا جائے تو یہ ادارہ کئی جہتوں میں سرگرم عمل رہا ہے۔ اس کے بنیادی فرائض درج ذیل ہیں:

1. معیاری بیجوں کی فراہمی

کارپوریشن کا ایک بنیادی مقصد اعلیٰ معیار کے بیج پیدا کرنا اور انہیں کسانوں تک پہنچانا ہے۔ بیج زراعت کی بنیاد ہیں، اور اچھی کوالٹی کے بیج پیداوار میں اضافہ کا سبب بنتے ہیں۔ ادارہ تحقیقاتی مراکز کے ساتھ مل کر بیجوں کی نئی اقسام تیار کرتا ہے جو بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہوں اور زیادہ پیداوار دے سکیں۔

2. جدید زرعی مشینری کی فراہمی

زرعی ترقیاتی کارپوریشن نے کاشتکاروں کو جدید مشینری جیسے ٹریکٹر، اسپرے مشین، واٹر پمپ، اور ہل فراہم کیے تاکہ کاشتکاری کے عمل کو آسان اور مؤثر بنایا جا سکے۔ اس کے ذریعے کسان کم محنت میں زیادہ رقبہ کاشت کر سکتے ہیں۔

3. کھادوں کی تقسیم

www.studyvillas.com

ادارے کا ایک اہم کام کھادوں کی تقسیم کو منظم بنانا ہے۔ پاکستان میں کسان اکثر غیر معیاری کھادوں کے استعمال سے نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس کارپوریشن نے معیاری کھادوں کی فراہمی کو یقینی بنایا تاکہ پیداوار کی کوالٹی متاثر نہ ہو۔

4. زرعی تحقیق اور تجربات

کارپوریشن مختلف زرعی تحقیقی اداروں کے ساتھ مل کر نئی اقسام کی فصلیں، جدید کھادوں کے استعمال، اور زرعی طریقہ کار پر تحقیق کرتی ہے۔ اس تحقیق کے نتائج دیہاتوں تک پہنچائے جاتے ہیں تاکہ کسان جدید معلومات سے فائدہ اٹھا سکیں۔

5. کسانوں کی تربیت اور آگاہی پروگرام

کارپوریشن کسانوں کے لیے تربیتی ورکشاپس اور سیمینارز منعقد کرتی ہے تاکہ انہیں جدید طریقہ کاشت، پانی کے بہتر استعمال، کھادوں کے صحیح استعمال، اور موسمی تبدیلیوں کے اثرات سے بچاؤ کے بارے میں آگاہ کیا جا سکے۔

6. زرعی قرضوں میں سہولت

www.studyvillas.com

کارپوریشن نے بینکوں کے تعاون سے کسانوں کو آسان شرائط پر قرضے فراہم کرنے کے لیے اقدامات کیے۔ ان قرضوں کی مدد سے کسان بیج، کھاد، اور مشینری خرید سکتے ہیں۔ اس سے ان کے مالی مسائل میں کمی آتی ہے۔

7. زرعی منڈیوں کی ترقی

کارپوریشن نے کوشش کی کہ کسانوں کو اپنی پیداوار کے لیے منڈیوں تک آسان رسائی حاصل ہو۔ اس مقصد کے لیے زرعی منڈیوں میں انفراسٹرکچر کو بہتر بنایا گیا تاکہ کسان اپنی فصلیں براہ راست فروخت کر سکیں اور بیوپاریوں کے استحصال سے بچ سکیں۔

8. آبی وسائل کا بہتر استعمال

زراعت میں پانی بنیادی عنصر ہے۔ کارپوریشن نے نہری نظام کو بہتر بنانے، ڈرپ ایریگیشن، اور واٹر مینجمنٹ پروگرامز کے ذریعے کسانوں کو تربیت دی تاکہ وہ کم پانی میں زیادہ پیداوار حاصل کر سکیں۔

زرعی ترقیاتی کارپوریشن کی کارکردگی کا جائزہ

www.studyvillas.com

اب ہم کارپوریشن کی کارکردگی کو مختلف زاویوں سے دیکھتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس ادارے نے اپنے مقاصد کتنی حد تک حاصل کیے ہیں۔

1. بیجوں کی پیداوار میں نمایاں کامیابی

کارپوریشن نے ملک میں کئی اقسام کے معیاری بیج تیار کیے جیسے گندم، کپاس، چاول، مکئی، اور گنے کے بیج۔ ان بیجوں نے پیداوار میں اضافہ کیا اور فصلوں کو موسمی بیماریوں سے محفوظ رکھا۔ کسانوں نے ان بیجوں کے استعمال سے اپنی فی ایکڑ پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کیا۔

2. مشینری کے استعمال میں اضافہ

ادارے نے کسانوں کو جدید مشینری قسطوں پر فراہم کی، جس سے ہاتھ سے ہونے والے زرعی کاموں میں کمی آئی۔ اس سے نہ صرف وقت کی بچت ہوئی بلکہ کاشتکاری کی لاگت میں بھی کمی آئی۔ کئی اضلاع میں مشینری شیئرنگ سینٹرز بھی قائم کیے گئے جہاں کسان باری باری مشینری استعمال کر سکتے تھے۔

3. زرعی تعلیم اور آگاہی میں بہتری

www.studyvillas.com

کارپوریشن نے زرعی توسیعی پروگراموں کے ذریعے کسانوں کو جدید زرعی تعلیم دی۔ ان تربیتی پروگراموں سے کسانوں میں یہ شعور پیدا ہوا کہ زراعت صرف محنت کا نہیں بلکہ علم اور ٹیکنالوجی کا میدان بھی ہے۔

4. مالیاتی سہولتوں میں آسانی

کارپوریشن نے زراعت کے فروغ کے لیے قرضوں کی اسکیمیں متعارف کرائیں۔ اس کے تحت کسانوں کو کم شرح سود پر قرضے ملے، جس سے انہوں نے بیج اور کھاد خریدے۔ اس اقدام سے کسانوں کی مالی حالت بہتر ہوئی۔

5. پیداوار میں مجموعی اضافہ

کارپوریشن کی کوششوں سے گندم، کپاس، چاول، اور مکئی کی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا۔ خاص طور پر جنوبی پنجاب اور سندھ کے علاقوں میں کسانوں نے جدید بیج اور کھادوں کے استعمال سے زیادہ پیداوار حاصل کی۔

6. خامیاں اور مسائل

اگرچہ زرعی ترقیاتی کارپوریشن نے زراعت میں بہتری لانے کی کوشش کی، مگر کچھ خامیاں اب بھی موجود ہیں:

www.studyvillas.com

- بیوروکریسی کی سست روی کی وجہ سے امداد بروقت نہیں پہنچتی۔

- کرپشن اور اقربا پروری کے باعث مشینری اور کھاد اکثر غیر مستحق افراد کو مل جاتی ہے۔

- دیہی علاقوں میں معلومات کی کمی کے باعث کئی کسان ان اسکیموں سے فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

- مالی وسائل کی کمی کے باعث کارپوریشن اپنے منصوبے مکمل طور پر نافذ نہیں کر پاتی۔

7. مستقبل کے لیے تجاویز

زرعی ترقیاتی کارپوریشن کی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے چند تجاویز درج ذیل ہیں:

www.studyvillas.com

- ادارے کی نگرانی کے لیے شفاف نظام قائم کیا جائے تاکہ بدعنوانی کا خاتمہ ہو۔

- ہر ضلع میں فیلڈ افسران مقرر کیے جائیں جو کسانوں سے براہ راست رابطے میں رہیں۔

- دیہی علاقوں میں ڈیجیٹل پلیٹ فارمز متعارف کرائے جائیں تاکہ کسان تازہ معلومات حاصل کر سکیں۔

- تحقیقی اداروں کے ساتھ مزید تعاون بڑھایا جائے تاکہ نئی فصلوں اور بیجوں کی اقسام تیار کی جا سکیں۔

نتیجہ

www.studyvillas.com

زرعی ترقیاتی کارپوریشن پاکستان کے زرعی شعبے کے لیے ایک اہم ادارہ ہے جس نے ملک میں زراعت کے فروغ کے لیے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ اس کے ذریعے کسانوں کو معیاری بیج، جدید مشینری، اور تربیت فراہم کی گئی۔ اگرچہ اس کی کارکردگی بعض پہلوؤں میں متاثر ہوئی، لیکن مجموعی طور پر اس ادارے نے زراعت کے معیار کو بہتر بنانے میں مثبت کردار ادا کیا۔

مستقبل میں اگر حکومت اس ادارے کی تنظیم نو کرے، بدعنوانی کا خاتمہ کرے، اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دے تو زرعی ترقیاتی کارپوریشن پاکستان کی زرعی خوشحالی میں ایک سنگ میل ثابت ہو سکتی ہے۔ زرعی ترقی ہی ملک کی معیشت کو مستحکم بنانے کا واحد راستہ ہے، اور اس مقصد کے لیے اس کارپوریشن کا فعال ہونا ناگزیر ہے۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 4: دیہی ترقی کے سلسلے میں اداروں کا کردار واضح کریں — نوٹ لکھیں

پاکستان ایک زرعی ملک ہے جہاں تقریباً 65 سے 70 فیصد آبادی دیہی علاقوں میں رہائش پذیر ہے۔ دیہی علاقے ملکی معیشت کی بنیاد ہیں، کیونکہ یہاں سے خوراک، خام مال، محنت کش طبقہ، اور معاشی سرگرمیوں کے بڑے وسائل حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ان علاقوں میں ترقی کی رفتار شہروں کے مقابلے میں سست رہی ہے۔ اس لیے حکومت نے مختلف ادوار میں ایسے ادارے قائم کیے جو دیہی ترقی کے لیے منصوبہ بندی، نگرانی، اور عملی اقدامات سرانجام دیتے ہیں۔ ان اداروں کا مقصد دیہات میں سماجی، معاشی، تعلیمی اور زرعی ترقی کو فروغ دینا ہے تاکہ عوام کی زندگی کا معیار بلند ہو۔ ذیل میں ان اداروں کے کردار کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

دیہی ترقی سے مراد

www.studyvillas.com

دیہی ترقی سے مراد دیہی علاقوں میں زندگی کے معیار کو بہتر بنانا، غربت کم کرنا، تعلیم، صحت، زراعت، روزگار، اور انفراسٹرکچر کو فروغ دینا ہے۔ دیہی ترقی کا مقصد صرف معاشی ترقی نہیں بلکہ سماجی انصاف، عوامی شرکت، اور خود انحصاری پیدا کرنا بھی ہے۔

دیہی ترقی میں اداروں کا کردار

پاکستان میں دیہی ترقی کے لیے مختلف ادارے وفاقی، صوبائی، اور ضلعی سطح پر کام کر رہے ہیں۔ ان اداروں کا کردار درج ذیل ہے:

---

1. لوکل گورنمنٹ اینڈ رورل ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ (*Local Government & Rural Development Department*)

یہ ادارہ صوبائی حکومت کے تحت کام کرتا ہے اور دیہی علاقوں میں بلدیاتی نظام، صفائی، پینے کے پانی کی فراہمی، سڑکوں کی تعمیر، اور مقامی سطح پر ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی کرتا ہے۔

www.studyvillas.com

- اس کا مقصد عوام کو اپنے مسائل کے حل میں شریک کرنا ہے۔

- مقامی حکومت کے ذریعے دیہی علاقوں کے لیے بجٹ مختص کیا جاتا ہے۔

- یہ ادارہ دیہی عوام کو چھوٹے ترقیاتی منصوبے مثلاً نالیوں، پلوں، سڑکوں، اور اسکولوں کی تعمیر میں شامل کرتا ہے۔

---

2. پاکستان رورل سپورٹ پروگرام *(Pakistan Rural Support Programme - PRSP)*

یہ ایک غیر سرکاری مگر قومی سطح کا ادارہ ہے جو غربت کے خاتمے اور خود انحصاری کے لیے کام کرتا ہے۔

www.studyvillas.com

- یہ پروگرام دیہی خواتین اور نوجوانوں کو چھوٹے کاروبار شروع کرنے کے لیے قرض فراہم کرتا ہے۔

- *PRSP* نے کمیونٹی آرگنائزیشنز قائم کیں تاکہ لوگ خود اپنی ترقی کے لیے اجتماعی طور پر کام کریں۔

- اس کے تحت زرعی ترقی، مویشی پالنے، تعلیم، صحت، اور صاف پانی کے منصوبے چلائے جاتے ہیں۔

---

3. نیشنل رورل سپورٹ پروگرام *(NRSP)*

یہ ادارہ *1990* میں قائم ہوا اور پاکستان کے سب سے بڑے دیہی ترقیاتی اداروں میں سے ایک ہے۔

www.studyvillas.com

- اس کا مقصد کمیونٹی ڈویلپمنٹ، مائیکرو فنانس، خواتین کی بااختیاری، اور زراعت میں بہتری لانا ہے۔

- *NRSP* نے ہزاروں دیہات میں خود مدد تنظیمیں قائم کی ہیں جن کے ذریعے لوگ چھوٹے قرضے لے کر کاروبار کرتے ہیں۔

- یہ ادارہ صحت، تعلیم، پینے کے پانی، اور ماحولیاتی تحفظ کے منصوبوں پر بھی کام کرتا ہے۔

---

4. آغا خان رورل سپورٹ پروگرام *(Aga Khan Rural Support Programme - AKRSP)*

یہ ادارہ شمالی علاقوں میں دیہی ترقی کے لیے مثالی کردار ادا کر رہا ہے۔

www.studyvillas.com

- *AKRSP* نے گلگت بلتستان، چترال اور قراقرم کے علاقوں میں زراعت، آبپاشی، تعلیم، صحت، اور خواتین کے روزگار میں بہتری پیدا کی۔

- اس ادارے نے کمیونٹی بیسڈ آرگنائزیشنز تشکیل دے کر عوام کو خود اپنی ترقی میں شریک کیا۔

- *AKRSP* کے ماڈل کو اقوام متحدہ نے بھی کامیاب دیہی ترقیاتی منصوبے کے طور پر تسلیم کیا۔

---

5. زرعی ترقیاتی بینک *(ZTBL)* اور دیگر مالیاتی ادارے

یہ ادارے کسانوں اور دیہی لوگوں کو آسان شرائط پر قرض فراہم کرتے ہیں تاکہ وہ جدید زرعی مشینری، کھاد، بیج، اور مویشیوں کی خریداری کر سکیں۔

www.studyvillas.com

- *ZTBL* نے مائیکرو فنانس اسکیموں کے ذریعے چھوٹے کاشتکاروں کو سہولت دی۔

- دیہی بینکوں کے قیام سے کسانوں کو مالی مدد ملی اور ان کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔

---

6. محکمہ زراعت *(Department of Agriculture)*

یہ ادارہ دیہی معیشت کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔

- یہ کسانوں کو بیج، کھاد، مشینری، اور تربیت فراہم کرتا ہے۔

- جدید کاشتکاری کے طریقے، پانی کی بچت، اور موسمی حالات سے مطابقت رکھنے والی فصلوں پر تحقیق کرتا ہے۔

www.studyvillas.com

- زراعت میں اضافہ دیہی ترقی کی بنیاد ہے کیونکہ زیادہ تر دیہی آبادی اسی شعبے سے وابستہ ہے۔

---

7. محکمہ تعلیم *(Department of Education)*

دیہی ترقی کا انحصار تعلیم پر ہے۔

- تعلیم دیہی عوام کو شعور اور خود اعتمادی دیتی ہے۔

- محکمہ تعلیم نے دیہات میں اسکولوں، نان فارمل ایجوکیشن سینٹرز، اور خواتین کے لیے تعلیمی منصوبے شروع کیے۔

- ان اداروں کی کوشش ہے کہ ہر بچہ تعلیم حاصل کرے تاکہ غربت کے دائرے سے باہر نکل سکے۔

www.studyvillas.com

---

8. محکمہ صحت *(Department of Health)*

صحت مند قوم ہی ترقی یافتہ ہو سکتی ہے۔

- محکمہ صحت نے دیہات میں بنیادی مراکز صحت *(Basic Health Units)* قائم کیے۔

- ویکسینیشن پروگرام، زچہ و بچہ کی سہولت، اور صاف پانی کی فراہمی کے منصوبے شروع کیے گئے۔

- صحت کی بہتر سہولیات نے دیہی زندگی کے معیار کو بہتر کیا۔

---

9. غیر سرکاری تنظیمیں *(NGOs)*

www.studyvillas.com

بہت سی غیر سرکاری تنظیمیں *(NGOs)* دیہی ترقی کے میدان میں سرگرم ہیں جیسے *PPAF*، *HANDS*، اور *UNICEF*۔

- یہ تنظیمیں خواتین کے روزگار، بچوں کی تعلیم، ماحولیاتی تحفظ، اور صاف پانی کے منصوبوں پر کام کر رہی ہیں۔

- ان تنظیموں نے لوگوں میں خود اعتمادی پیدا کی اور انہیں اپنی زندگی بہتر بنانے کے طریقے سکھائے۔

---

10. دیہی ترقی کے منصوبے (Rural Development Projects)

حکومت نے مختلف ادوار میں کئی ترقیاتی منصوبے شروع کیے جیسے:

- **رورل ورکس پروگرام**: دیہی علاقوں میں سڑکوں، نالیوں، اور پلوں کی تعمیر۔

www.studyvillas.com

- **ایریا ڈیولپمنٹ پروگرام**: مخصوص علاقوں میں تعلیم، صحت، زراعت، اور صنعتوں کی ترقی۔

- **کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام**: عوام کو اجتماعی منصوبوں میں شامل کرنا تاکہ وہ خود اپنی ترقی کے ذمہ دار بنیں۔

دیہی ترقی میں اداروں کی کامیابیاں

- دیہات میں تعلیم اور صحت کے شعبے میں بہتری آئی۔

- خواتین کی معاشی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا۔

- چھوٹے کاروباروں کے فروغ سے غربت میں کمی آئی۔

www.studyvillas.com

- زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا۔

- مواصلاتی نظام بہتر ہونے سے دیہات شہروں سے منسلک ہوئے۔

دیہی ترقی میں رکاوٹیں

اگرچہ ان اداروں نے بہت کام کیا، مگر کچھ مسائل اب بھی باقی ہیں:

- فنڈز کی کمی اور منصوبوں کی غیر منصفانہ تقسیم۔

- کرپشن اور بدانتظامی کے باعث بہت سے منصوبے مکمل نہیں ہو پاتے۔

- سیاسی مداخلت کی وجہ سے دیہی ترقی کا نظام متاثر ہوتا ہے۔

www.studyvillas.com

- تعلیم اور ٹیکنالوجی کی کمی سے عوام جدید دور کے تقاضوں کو پورا نہیں کر پاتے۔

دیہی ترقی کے لیے تجاویز

- اداروں کے درمیان باہمی ہم آہنگی پیدا کی جائے۔

- عوامی شرکت کو یقینی بنایا جائے تاکہ منصوبے زمینی حقائق کے مطابق ہوں۔

- خواتین کی ترقی پر خصوصی توجہ دی جائے۔

www.studyvillas.com

- زراعت کے ساتھ ساتھ چھوٹے صنعتی یونٹ قائم کیے جائیں تاکہ روزگار کے مواقع بڑھیں۔

- نگرانی کا مؤثر نظام قائم کیا جائے تاکہ بدعنوانی کا خاتمہ ہو۔

نتیجہ

دیہی ترقی کے ادارے پاکستان کے معاشی اور سماجی ڈھانچے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان اداروں نے زراعت، تعلیم، صحت، اور مواصلات کے شعبوں میں نمایاں کام کیا ہے۔ تاہم، ان کی کارکردگی کو مزید مؤثر بنانے کے لیے شفافیت، احتساب، اور عوامی شمولیت ضروری ہے۔ اگر حکومت اور عوام مل کر دیہی ترقی کے منصوبوں پر عمل درآمد کریں تو پاکستان کا ہر دیہات خوشحال، تعلیم یافتہ، اور ترقی یافتہ بن سکتا ہے، جو دراصل قومی ترقی کی بنیاد ہے۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 5: مختلف ممالک میں دیہی ترقی کی رفتار بڑھانے کے لیے عالمی کوششوں کے کردار پر نوٹ لکھیں۔

www.studyvillas.com

دنیا کے بیشتر ممالک خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں دیہی ترقی کو قومی ترقی کا بنیادی جزو تصور کیا جاتا ہے۔ عالمی سطح پر مختلف ادارے، تنظیمیں، اور ممالک مل کر ایسے پروگرام تشکیل دیتے ہیں جن کا مقصد دیہی علاقوں کی معاشی، سماجی، اور تعلیمی حالت کو بہتر بنانا ہوتا ہے۔ ان عالمی کوششوں نے زرعی پیداوار میں اضافہ، روزگار کے مواقع پیدا کرنے، تعلیم و صحت کی سہولیات بہتر بنانے اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

اقوامِ متحدہ ***(UN)*** اور اس کے ذیلی ادارے جیسے **یو این ڈی پی *(UNDP)*، فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن *(FAO)*، عالمی بینک *(World Bank)*، عالمی ادارہ خوراک *(WFP)***، اور **ایشیائی ترقیاتی بینک *(ADB)*** وغیرہ دنیا کے مختلف ممالک میں دیہی ترقی کے منصوبوں پر عمل پیرا ہیں۔ ان اداروں کا مقصد غربت کے خاتمے، پائیدار ترقی کے فروغ، اور کسانوں کی معاشی حالت کو بہتر بنانا ہے۔

اقوام متحدہ کی کوششیں:

اقوام متحدہ نے "سستین ایبل ڈیولپمنٹ گولز *(SDGs)*" کے تحت دیہی ترقی کو

www.studyvillas.com

خصوصی اہمیت دی ہے۔ ان مقاصد میں غربت کا خاتمہ، بھوک کی کمی، معیاری تعلیم، صاف پانی کی فراہمی، اور روزگار کے مواقع فراہم کرنا شامل ہے۔ اقوام متحدہ کے مختلف پروگرام ترقی پذیر ممالک کو مالی امداد اور تکنیکی معاونت فراہم کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے دیہی علاقوں میں بنیادی سہولتیں فراہم کر سکیں۔

عالمی بینک کا کردار:

عالمی بینک نے کئی ترقی پذیر ممالک میں دیہی ترقی کے منصوبوں کے لیے قرضے اور مالی معاونت فراہم کی ہے۔ پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، نائجیریا، اور افریقہ کے کئی ممالک میں اس کے پروگراموں کے تحت سڑکوں، اسکولوں، اسپتالوں، آبپاشی نظام اور بجلی کی فراہمی جیسے منصوبے شروع کیے گئے۔ ان اقدامات سے زرعی پیداوار میں اضافہ اور کسانوں کی آمدنی میں بہتری آئی ہے۔

ایشیائی ترقیاتی بینک (*ADB*):

ایشیائی ترقیاتی بینک نے خصوصاً ایشیائی ممالک میں دیہی ترقی کے لیے کئی

www.studyvillas.com

کامیاب منصوبے متعارف کرائے ہیں۔ ان منصوبوں میں دیہی مواصلات، تعلیم، صحت، اور چھوٹے پیمانے کے کاروباروں کی ترقی پر توجہ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، *ADB* نے خواتین کو بااختیار بنانے اور مقامی کمیونٹیز کی شرکت بڑھانے پر بھی زور دیا ہے۔

:(FAO (Food and Agriculture Organization

یہ ادارہ زرعی ترقی اور خوراک کی فراہمی میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ *FAO* کے پروگراموں کا مقصد زرعی پیداوار بڑھانا، پائیدار کھیتی باڑی کے طریقے متعارف کرانا، اور غذائی قلت کو ختم کرنا ہے۔ اس ادارے نے دنیا بھر کے کسانوں کو جدید زرعی ٹیکنالوجی، بیجوں، کھادوں، اور مشینری کے استعمال سے آگاہ کیا ہے۔

ورلڈ فوڈ پروگرام *(WFP)*:

ورلڈ فوڈ پروگرام بھوک اور غذائی قلت کے خاتمے کے لیے کام کرتا ہے۔ یہ ادارہ خاص طور پر اُن ممالک میں کام کرتا ہے جہاں غربت اور قدرتی آفات نے

www.studyvillas.com

دیہی زندگی کو متاثر کیا ہو۔ *WFP* کے منصوبے نہ صرف خوراک فراہم کرتے ہیں بلکہ مقامی کسانوں کو اپنی پیداوار بہتر بنانے کے لیے تربیت بھی دیتے ہیں۔

پاکستان میں عالمی اداروں کا کردار:

پاکستان میں عالمی اداروں جیسے *UNDP*، *FAO*، اور ورلڈ بینک نے دیہی ترقی کے مختلف منصوبوں میں تعاون کیا ہے۔ ان اداروں نے زراعت کی جدید تکنیکوں، آبپاشی نظام میں بہتری، اور کسانوں کے لیے مالیاتی سہولیات کی فراہمی کے لیے متعدد پروگرام شروع کیے۔ مثلاً، "کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام" اور "دیہی روزگار اسکیم" جیسے منصوبے دیہی علاقوں میں خوشحالی لانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں۔

عالمی تعاون کی اہمیت:

دیہی ترقی کے لیے عالمی تعاون اس لیے بھی ضروری ہے کہ ترقی پذیر ممالک کے پاس وسائل، ٹیکنالوجی، اور تربیت کی کمی ہوتی ہے۔ عالمی ادارے نہ صرف مالی معاونت فراہم کرتے ہیں بلکہ پالیسی سازی، منصوبہ بندی، اور

www.studyvillas.com

تکنیکی تربیت میں بھی مدد دیتے ہیں۔ اس سے مقامی حکومتوں کو پائیدار ترقی کے اہداف حاصل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

خواتین کی شمولیت:

عالمی اداروں نے دیہی ترقی میں خواتین کی شمولیت پر بھی زور دیا ہے۔ کئی ممالک میں خواتین کو زراعت، دستکاری، اور چھوٹے کاروباروں کے فروغ میں شامل کیا گیا، جس سے گھریلو آمدنی میں اضافہ ہوا۔

نتیجہ:

عالمی کوششوں کے نتیجے میں دیہی ترقی کی رفتار میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ ان کوششوں سے نہ صرف دیہی علاقوں میں روزگار اور تعلیم کے مواقع بڑھے بلکہ عوامی شعور اور معیارِ زندگی میں بھی اضافہ ہوا۔ تاہم، اب بھی ضرورت ہے کہ یہ کوششیں مقامی حالات کے مطابق مزید مؤثر اور پائیدار بنائی جائیں تاکہ دنیا کے تمام دیہی علاقے حقیقی معنوں میں ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکیں۔

www.studyvillas.com

خلاصہ:

دیہی ترقی کی عالمی کوششیں انسانی خوشحالی، خوراک کی فراہمی، تعلیم، صحت، اور روزگار کے فروغ میں اہم سنگِ میل ثابت ہوئی ہیں۔ اگر یہی عالمی تعاون تسلسل سے جاری رہا تو مستقبل میں دنیا غربت اور بھوک سے آزاد ہو سکے گی۔

www.studyvillas.com